بسم اللہ الرحمن الرحیم

13 اپریل 2011

محترمین و مکرمین وفقنا اللہ وایاکم لما یحب و یرضیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

11 اپریل کو ایک میسیج کے ذریعہ آخری جمعرات کو ہونے والی خصوصی مجلس کے ملتوی ہونے کی اطلاع دی تھی جس پر ملا جلا ردعمل ظاہر ہوُا، سکوت، مثبت اور منفی۔ اس میں لکھا تھا "بوجہ بعض وجوہات تا اطلاع ثانی مجلس ملتوی" جس پر بعض کی طرف سے وجوہات جاننے کا تجسس اور مثبت ، منفی قیاس و گمان۔ اللہ العزت ہم سب کے حال پر رحم فرمائیں اور موت سے قبل ہماری ظاہری باطنی مکمل اصلاح فرمادیں۔ اللہ پاک کا شکر ہے میں اپنی اصلاح سے بھی غافل نہیں ہوں۔ اس لئے چند معروضات عرض ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک اپنے اندر جھانکیں اور اپنی اصلاح کے لئے غور و فکر کریں۔

میرا اور آپکا تعلق اس سلسلہ اور طریق میں دل کی اصلاح ہی کے لئے رہا ہے اور اسی کے لئے رہنا چاہئے۔ اللہ پاک کا شکر ہے کہ محترم حضرت جی کی اجازت واصرار ہی سے یہ کام شروع کیا تھا اور اس انتظار میں ہوں کہ میری بھی اصلاح ہو جائے۔ اس بارے میں کوشش کی کہ محترم حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ کے اس طرز کو، جو میرے ساتھ رہا، اپنی بساط بھر اختیار کروں۔ کچھ حضرت مولانا سعید احمد خانصاحب کی صحبت میں جو سیکھا، اس پر عمل کی اپنی سی سعی کرتا رہتا ہوں۔ کچھ موجودہ احوال کی بنا پر جو جائز طریقہ دل میں آتا ہے مصلحتاً اختیار کر لیتا ہوں، جس کا موجود اکابر سے اطمینان بھی کرتا رہتا ہوں۔ اس لئے بعض طرز جو مصلحتاً اختیار کئے جب مناسب سمجھا مصلحتاً بند کر دئے، جو آپ کے علم میں ہونگے۔ اس میں اپنے مقدور بھر غور و فکر کے بعد ہی قدم اٹھاتا ہوں۔ اللہ پاک کا شکر ہے، کبھی کوئی دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی اپنے کو صاحب کمال سمجھا۔ اللہ پاک سے اپنی کوتاہیوں کی معافی مستقل مانگتا رہتا ہوں۔

اب عرض یہ ہے اس طریق میں جب تک شیخ و مربی پر کامل اعتماد نہیں رہے گا پورا فائدہ نہیں ہو گا۔ اکابر کی تحقیق یہی ہے۔ اپنے مربی شیخ سے خوانخواہ بدگمانی کرنا، اس طریق کی برکات سے محرومی ہے۔۔ اس لئے اس طریق کے آداب پر مستقل نظر رہنی چاہئے، ان کا مطالعہ اکثر کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔ ہاں اگر شیخ ہی واضح گمراہی اختیار کر کے اس پر مصر ہو ایسے شیخ کو چھوڑ دینا چاہئے۔

بعض احباب اس طریق کو تنظیم سمجھ کر شیخ کو اپنے مشورے کا تابع بنانا چاہتے ہیں، اور زمانے میں موجود فضاؤں سے متاثر ہو کر اسی تنظیمی طرز کو یہاں بھی لانے کا استحقاق سمجھتے ہیں۔

اللہ پاک کا شکر ہے یہاں تو سادہ سادہ طرز پر کام ہو رہا ہے۔ اخلاص والے اپنی اپنی استعداد پر اس طریق سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مربی حقیقی ہی تربیت فرما رہے ہیں۔ اللہ پاک موت تک اخلاص کے ساتھ آداب کی رعائت سے اس طریق پر جمے رہنے کی توفیق عطا فرمادیں۔

اب عرض یہ ہے میرے اس میسیج پر اعتماد کر کے بے چون و چرا تسلیم کر لینا چاہئے تھا جیسا ماشاء اللہ بعض احباب نے کیا۔ وجوہات کی ٹوہ میں لگنا مناسب نہیں۔ نہ ہی میں وجوہات بتلانے کا پابند ہوں۔ آداب تو یہی بتلاتے ہیں۔ پھر اس مجلس کو ملتوی کرنا کوئی شرعی واضح نافرمانی بھی نہیں ہے۔ صرف مصلحتاً شروع کی اور بعض مصالح کی بنا پر ملتوی کی۔ پھر اس پر بعض کی طرف سے ناگواری سمجھ سے باہر ہے۔

اب صراحتاً عرض کرتاہوں کہ اب عوارض وبڑھاپے کی وجہ سے مجھے انتظامی چیزوں سے معذور سمجھیں۔ میں خرق عادت بزرگوں میں سے نہیں ہوں کہ اس ضعف وپیری میں اسی قوت سے وہ کام انجام دوں جو پہلے انجام دیتا تھا۔

اللہ پاک کا شکر ہے ایک زمانہ تک میاں بیوی دونوں اپنی مقدور بھر کوشش کر کے مہمانوں کا اکرام کرتے رہے۔ اب مہمان بلکہ بعض خصوصی مہمان ہم دونوں سے وہی خدمت لینا چاہتے ہیں جو، اب پیرانہ سالی، ضعف اور عوارض کی وجہ سے مشکل ہے۔ شریعت مطہرہ نے تو کمزوروں کی رعائت رکھ کر رخصتیں دی ہیں، مگر آج بعض مریدین یہ رخصت دینے کو تیار نہیں۔

مذاکروں میں اشارۃً کنایہ اور صراحتاً عرض کرنے کے باوجو بعض خصوصی مہمان یہ بتلانے کی تکلیف گوارا نہیں فرماتے کی کتنے احباب کتنے وقت کے لئے آرہے ہیں۔ اب مجھے کشف تو ہو تا نہیں کہ پتہ لگالوں۔ اب اس کو استحقاق سمجھا جارہاہے آتے ہی انتظام ہونا چاہئے۔ کہ فون پر آنے کی اطلاع کردی ہے۔ اب گرانی نہیں ہو گی تو کیا ہو گا۔ انقباض نہیں ہو گا تو کیا ہو گا۔ میری جگہ بیٹھ کر سوچیں۔ پہلے ہمت قوت تھی بیوی بھی ہمت والی تھی، جس پر سب انتظام ہو جاتا تھا اب وہ بیچاری بھی مختلف عوارض کی شکار ہے اور میں ذہنی جسمانی عوارض، کم ہمتی میں مبتلا ہوں اس لئے اب تو عرض ہے مجھے معذور سمجھ یکسوئی سے موت کی تیاری میں رہنے دیا جائے، ہلکی پھلکی خدمت کے لئے حاضر ہوں، انتظامی کاموں سے معذور ہوں۔

مشاہدہ تجربہ بتلاتا ہے اس زمانے کی مشغولیتوں میں کسی کے پاس اتنا وقت نہیں کہ مستقل مزاجی سے اپنے کو فارغ کرکے ان کاموں کے لئے وقت دے۔ مسجد کے انتظامات میں مختلف تجربے کر کے دیکھ لئے۔ میرے عمرے کے سفر دوران میری عدم موجودگی میں مسجد کی خدمت کے لئے کوئی نہیں آیا، اسی سے اندازہ ہو جاتا ہے۔

آخری گزارش یہ ہے اب مجھے معذور سمجھ کر معاف فرمادیں۔ میں آپ سب کے لئے دعا گو ہوں اور رہوں گا۔

بندہ مقبول احمد

--
**مقبول احمد عفی عنہ**